Al-Azhār

ISSN (Print): 2519-6707

Volume 7, Issue 2(July- December, 2021)

Issue:http: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/17

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/250

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v7i02.250

Title A research review of the types of fraudulent sales and related rulings ”

Author (s): Muhammad Rashid ,Dr Shabir Ahmad

Received on: 29 July, 2021

Accepted on: 29 November, 2021

Published on: 25 December, 2021

Citation: Muhammad Rashid ,Dr Shabir Ahmad

, “"A research review of the types of fraudulent sales and related rulings Al-Azhār: 7 no, 2 (2021): 80-88

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

بیع فاسد کی اقسام اور اس سے متعلق احکام کا ایک تحقیقی جائزہ

A research review of the types of fraudulent sales and related rulings

* محمد راشد

** ڈاکٹر شبیر احمد

Abstract

The depraved contracts play an integral role in Islam, specifically according to the Hanfi school of thought. The rules and ideas of said contract are established by Hanfi school. The depraved contract lessens the nullity of the contract if the breach is not related to the basic parts of the contract but such violations are part of the outer character which do not affect the legality of the contract. These contracts are accepted by some civil laws as well but they do not properly recognise them as recognized by Islam. This is to be noted that this paper explains Muslim jurists veiws and the veiw of that of Islam. Furthermore, the research explains the rules of civil laws about depraved contracts and the rules accepted by Muslim jurist pertaining to the said contracts.

Key words: depraved, violations, pertaining, rules

* لیکچرار شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ بلوچستان، کوئٹہ

** اسسٹنٹ پروفیسر BUITEMS کوئٹہ

تمہید:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور آپ علیہ السلام کی امت آخری امت ہیں۔اور اس امت کو تا قیامِ قیامت باقی رکھنا منشاء خداوندی ہے۔باقی رکھنے کے لیے اس کو وجودِ نوعی اور وجودِ فردی کی ضرورت ہے ۔اللہ تعالیٰ جو کہ احکم الحاکمین ہیں ،نے بنی انسان کے وجود نوعی کے لیےٗ ٗنکاحٗ کو مشروع کیا تاکہ اس کے ذریعے بنی نوع انسان کی نشوونماء ہوتی رہے اور اس کے وجودِ فردی کے لیےٗ معاملاتٗ کو جائز کیا تاکہ خرید وفروخت کے ذریعہ انسان اپنی غذا کا بندوبست کر سکے۔

بیع کی لغوی تعریف:

بیع کے لغوی معنی بیچنے اور خریدنے کے ہیں۔چنانچہ کہاجاتاہے :بعت الشیء یعنی میں چیز خرید لی اور کہاجاتاہے: بعت الشیء الفلانی بکذا یعنی فلان شیءاتنے میں خریدی۔

بیع کی شرعی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں

ٗمبادله المال بالما ل بالتراضی بطریق التجارة

ترجمہ:باہمی رضامندی سے تجارت کے طریقہ پر مال کو مال کے بدلے لینا بیع کہلاتی ہے۔(1)

بیع کے جائز ہونے کی شرائط:

بیع کے جائز ہونے کے شرائط یہ ہیں:

(1) عاقدین کا عاقل ہونا(بیچنے اور لینے والے عاقل ہو،مجبون وغیرہ نہ ہوں)

(2) مبیع کا متقوم ہونا(جو چیز بیچی جارہی ہے،وہ شریعت کی نظر میں قابل قیمت ہو)

(3) مبیع کا مقدور التسلیم ہونا(مبیع کا ایسی چیز ہونا جس کا حوالہ کرنا ممکن ہو۔(2)

بیع کا رکن:

بیع کا رکن (1)ایجاب اور (2)قبول ہیں۔

بیع کی اقسام:

مختلف اعتبار سے بیع کی مختلف قسمیں ہیں۔

1) ذات کے اعتبار سے بیع کی چار قسمیں ہیں:

2) بیع نافذ

3) بیع موقوف

4) بیع فاسد

5) بیع باطل۔

6) مبیع کے اعتبار سے بھی بیع کی چار قسمیں ہیں:

7) بیع مطلق (بیع العین بالثمن)

8) بیع مقایضہ (بیع العین بالعین)

9) بیع صرف (بیع الثمن بالثمن)

10) بیع سلم (بیع الدین بالعین)

11) ثمن کے اعتبار سے بھی بیع کی چار قسمیں ہیں:

(1) بیع مرابحہ۔

(2) بیع تولیہ

(3) بیع وضیعہ

(4) بیع مساومہ۔(3)

بیع فاسد کی تعریف:

فساد صلاح کی ضد ہے اور اصطلاح میں بیع فاسد وہ ہے جو ذات کے اعتبار سے مشروع ہو، لیکن وصف کے اعتبار سے مشروع نہ ہو، چنانچہ موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:

وَالْفَسَادُ: ضِدُّ الصَّلاَحِ.وَالْبَيْعُ الْفَاسِدُ فِي الاِصْطِلاَحِ: مَا يَكُونُ مَشْرُوعًا أَصْلاً لاَ وَصْفًا. وَالْمُرَادُ بِالأْصْل: الصِّيغَةُ، وَالْعَاقِدَانِ، وَالْمَعْقُودُ عَلَيْهِ. وَبِالْوَصْفِ: مَا عَدَا ذَلِكَ (4)

ترجمہ: لفظ فساد لفظ صلاح کی ضد ہے جس کے معنی ہیں خراب ہونا اور اصطلاح میں مراد یہ ہے کہ جو اپنی ذات کے اعتبار سے مشروع ہو لیکن وصف کے اعتبار جائز نہ ہو۔ اصل سے مراد بیع کے الفاظ، متعاقدین اور مبیع ہیں۔ وصف سے مراد ان کے علاوہ اشیاء ہیں۔

نوٹ:

یہ ذہن نشین رہے کہ بیع فاسد کی تعریف مذکورہ بالا فقہاء احناف کے مطابق ہے، ورنہ بقیہ فقہاء کے ہاں بیع باطل اور بیع فاسد میں کوئی فرق نہیں ہے، بلکہ یہ دونوں ایک ہی چیز کے دو مختلف نام ہیں، چنانچہ موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:

وَهَذَا اصْطِلاَحُ الْحَنَفِيَّةِ الَّذِينَ يُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْفَاسِدِ وَالْبَاطِل. فَالْبَيْعُ الْفَاسِدُ عِنْدَهُمْ مَرْتَبَةٌ بَيْنَ الْبَيْعِ الصَّحِيحِ وَالْبَيْعِ الْبَاطِل. وَلِهَذَا يُفِيدُ الْحُكْمَ، إِذَا اتَّصَل بِهِ الْقَبْضُ، لَكِنَّهُ مَطْلُوبُ التَّفَاسُخِ شَرْعًا ۔(5)

ترجمہ: یہ فقہاء احناف کی اصطلاح ہے جو فاسد اور باطل میں فرق کرتے ہیں، لہذا ان کے نزدیک بیع فاسد بیع صحیح اور بیع باطل کے درمیان کی چیز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہاء احناف کے ہاں بیع فاسد مفید ملک کا فائدہ دیتی ہے ،لیکن شرعاً قابل فسخ بیع ہے۔

بیع فاسد کی اقسام:

بیع فاسد چونکہ اصلاً درست ہوتی ہے، اس میں خرابی وصف کی وجہ سے آتی ہے اور وصف مختلف ہوتا ہے، اس لیے بیع فاسد کی بھی مختلف اقسام بن جاتی ہیں۔ ہر فقیہ نے اپنے مسلک و فہم کے مطابق اس کی اقسام گنوائی ہیں۔

علامہ سغدیؒ کے مطابق بیع فاسد کی اقسام تیس (30) ہیں۔ چنانچہ علامہ سغدیؒ اپنی کتاب النتف فی الفتاویٰ میں لکھتے ہیں:

انواع الْبيُوع الْفَاسِدَة: واما الْبيُوع الْفَاسِدَة فَهِيَ على ثَلَاثِينَ وَجها۔ (6)

ترجمہ: بیوعات فاسدہ تیس ہیں۔

لیکن ان میں سے جو مشہور و معروف ہیں، یہ ہیں، اس لیے ذیل میں ان کی تعریف دی جاتی ہے۔

(1) ربوا (سود)۔

ان بیوعات فاسدہ میں سے سر فہرست "ربوا" (سود) ہے۔

لغوی و شرعی تعریف:

ربوا کے لغوی معنی "بڑھنے" کے ہیں اور اصطلاح شرع میں ربوا معاوضہ مال بالمال میں اس مالی زیادتی کا نام ہے جس کے مقابلے میں نہ ہو۔

ربوا کی دو بنیادی قسمیں: ربوا القرآن اور ربوا الحدیث۔(7)

(2) غرر:

غرر کے لفظی معنی ہیں کسی کاروبار میں کسی ایک فریق کے مفاد کا کسی ایسی صورت حال سے مشروط ہونا جو اس کے اختیار میں نہ ہو۔ گویا ایسی بے یقینی جس سے کسی ایک فریق کا حق قطعی طور پر غیر معین اور مشکوک قرار پائے۔(8)

(3) قمار:

کوئی ایسا کاروبار جس میں اایک آدمی کا نفع دوسرے آدمی کے نقصان کو مستلزم ہو، قمار کہلاتا ہے۔ اس کو "جوا" بھی کہا جاتا ہے۔(9)

(4) میسر:

یہ بھی قمار کی ایک شکل ہے۔ اس میں کسی ایک فریق کا نقصان ہونا لازمی تو نہیں، لیکن جو فائدہ کسی ایک شخص کو ہوتا ہے، وہ کسی ایک فریق کو بغیر کسی حق اور استحقاق کے حاصل ہوتا ہے، جبکہ اس میں سب نے یکسان طور پر حصہ لیا تھا۔

(5) جہل:

ایسی چیز خریدنا یا بیچنا جس کی ماہیت اور نوعیت معلوم نہ ہو، جہالت کہلاتی ہے۔

(6) غبن فاحش:

عربی اصطلاح میں غبن کے معنی دھوکہ دہی کے آتے ہیں، لیکن اصطلاحی مفہوم کے اعتبار سے ہر دھوکہ کو غبن نہیں کہتے ہیں۔ اس سے مراد دھوکہ کی ایک خاص قسم ہے یعنی یہ غبن اردو والا غبن نہیں ہے۔ اردو میں (embezzelmen) کو غبن کہتے ہیں۔ فقہ کی اصطلاح میں غبن فاحش سے مراد ہے کہ کسی خریدار کی ناواقفیت یا پریشانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کسی کاروبار یا کسی چیز کا اتنا نفع لینا جو بازار کی مناسبت سے بہت زیادہ ہو

۔

غبن کے دو قسمیں ہیں: یسیر، فاحش۔ یسیر قابل برداشت ہے، لیکن غبن فاحش ناجائز اور مردود ہے۔ (10)

(7) ضرر:

کوئی بھی ایسا کاروبار یا تجارت جس میں کسی کو ایسا نقصان پہنچا ہو، جو معمول کے حالات میں نہیں پہنچتا، وہ ضرر کہلاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ "لاضرر ولاضرار" نقصان اٹھاؤ نہ جوابی نقصان پہنچاؤ۔ (11)

(8) باہم متعارض کاروبار:

آٹھویں چیز جس سے رسول اللہ نے منع فرمایا ہے، وہ باہم متعارض کاروباوں کو یکجا کرنا ہے۔ حدیث کے مطابق "نھی رسول اللہ عن بیعتین فی بیعۃ۔ دو الگ الگ اور مختلف کاروباوں کو اس طرح آپس میں ملا دیا جائے کہ دونوں کے مفادات ایک دوسرے کے تابع ہو جائیں، ایک دوسرے پر موقوف ہو جائیں۔ یہ جائز نہیں ہے۔ (12)

(9) بیع معدوم:

ایسی چیز کو بیچنا یا خریدنا جو اپنا وجود نہیں رکھتی ہے، بیع معدوم کہلاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

«لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ»(13)

ترجمہ: جو چیز آپ کے پاس نہیں ہے، اس کو نہ بیچ۔

آج کل کے فیوچر سیل اس کی بہترین مثال ہے۔ (14)

(10) تغریر:

تغریر سے مراد یہ ہے کہ خریدار کے سامنے مال کی ایسی تعریف کی جائے جو اس میں موجود نہ ہو۔

مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے:

(الْمَادَّةُ 164) التَّغْرِيرُ: تَوْصِيفُ الْمَبِيعِ لِلْمُشْتَرِي بِغَيْرِ صِفَتِهِ الْحَقِيقِيَّةِ.(15)

ترجمہ: بائع کا مبیع اس کی صفت حقیقیہ کے بغیر عکس تعریف کرنا تغریر کہلاتا ہے۔

بیع فاسد کے احکام:

بیع فاسد کا حکم یہ ہے کہ وہ قبضہ کرنے سے ملکیت کا فائدہ دیتی ہے۔ یعنی اگر مشتری نے بائع کی اجازت سے قبضہ کیا تو مشتری مبیع کا مالک ہو جائے گا اور بیع فاسد کی صورت میں اگر مبیع مشتری کے قبضہ میں ہلاک ہو گئی تو وہ مضمون ہو گی یعنی مشتری پر اس کا ضمان بالمثل یا ضمان بالقیمت واجب ہو گا۔(16)

اس کے باوجود متعاقدین پر شرعاً لازم ہے کہ وہ اس عقد کو ختم کریں ورنہ گناہ گار ہوں گے۔ لیکن بیع کو فسخ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اگر:

(1) وہ مبیع پر قبضہ کرنے سے پہلے ہے تو متعاقدین میں سے ہر ایک کو دوسرے عدم رضامندی کے باوجود فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

(2) اگر فساد صلبِ عقد میں یعنی اس کا تعلق بدلین (مبیع اور ثمن) دونوں کے ساتھ ہو تو اس کا حکم بھی یہی ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کی عدم رضامند سے بھی فسخ کا اختیار حاصل ہو گا۔

(3) اگر فساد کا تعلق بدلین کے ساتھ نہ ہو، بلکہ شرط زائد کے ساتھ ہو تو شیخین کے نزدیک ہر ایک کو فسخ کا حق حاصل ہو گا، جبکہ امام محمد کے نزدیک شرط کا فائدہ جس کو ملتا ہو، صرف اس کو فسخ کا اختیار ہو گا (17)۔

نوٹ:

لیکن یہ یاد رہے کہ فسخ کا یہ اختیار تب تک ہے کہ جب اس نے اس میں کوئی ایسا تصرف نہ کیا ہو جس سے وہ مبیع اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے۔ اگر اس نے ایسا کوئی تصرف کر لیا، مثلاً: آگے بیچ دیا، اس کو صدقہ میں دیدیا تو اس کے بعد اس کو فسخ کا اختیار حاصل نہ ہو گا۔(18)

بیع فاسد کو ختم کرنے کے طریقے:

بیع فاسد کو ختم کرنے کے دو طریقے ہیں:

(1) قولی:

فسخِ قولی سے مراد یہ ہے کہ جس کو فسخ کا اختیار ہے، وہ زبان سے کہدے کہ میں نے معاملہ کو فسخ کر دیا، یا کہے میں نے معاملہ کو توڑ دیا یا اس جیسے دوسرے الفاظ کہے۔

(2) فعلی:

فسخِ فعلی سے مراد یہ ہے کہ جس کو فسخ کا اختیار حاصل ہے، وہ اپنے عمل و فعل سے وہ شیء دوسرے تک پہنچادے۔(19)

خلاصۃ البحث

اللہ نے جب اس کرہ ارض پر انسان کو بسایا تو اس کے وجود فردی کے لیے معاملات کو جائز فرمایا۔ معاملات کئی طرح کے ہیں، جن میں سے کچھ ناجائز بھی ہیں، انہی ناجائز معاملات میں سے ایک معاملہ بیع فاسد ہے۔ بیع فاسد ملک ہے، لیکن اس کو فسخ کرنا متعاقدین میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ جو بیع شرع میں بالکل ہی غیر معتبر اور لغو ہو اور ایسا سمجھیں کہ اس نے بالکل خریدا ہی نہیں۔اور اس نے بیچا ہی نہیں اس کو باطل کہتے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ خرید نے والا اس کا مالک نہیں ہوا۔وہ چیز اب تک اسی بیچنے والے کی ملک میں ہے اس لیے خرید نے والی کو نہ تو اس کا کھانا جائز نہ کسی کو دینا جائز۔ کسی طرح سے اپنے کام میں لانا درست نہیں۔اور جو بیع ہو تو گئی ہو لیکن اس میں کچھ خرابی گئی ہے اس کو بیع فاسد کہتے ہیں۔اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک خریدنے والی کے قبضہ میں نہ آئے تب تک وہ خریدی ہوئی چیز اس کی ملک میں نہیں تی۔اور جب قبضہ کر لیا تو ملک میں تو گئی لیکن حلال طیب نہیں ہے۔اس لیے اس کو کھانا پینا یا کسی اور طرح سے اپنے کام میں لانا درست نہیں

References

1- Sukruzhoy, Maulana Jamil Ahmad, Ashraf Al-Hadaye, Urdu Sharh Hedaya, Lahore: Rahmaniyah's library, Nadard, vol 8, p.: 14.
2 -Al-Mawsoo'ah Al-Fiqhiyyah alkuwatia. Publisher: Ministry of Endowments and Islamic Affairs - Kuwait: . Edition ,1404 vol 9 ,p.: 100.
3 - Sukruzhoy, Maulana Jamil Ahmad, Ashraf Al-Hadaye, Urdu Sharh Hedayah, Lahore: Rahmaniyah's library, Nadard, vol 8, p: 14.
4- Al-Mawsoo'ah Al-Fiqhiyyah alkuwatia, vol 9, p. 98.
5- Al-Mawsoo'ah Al-Fiqhiyyah alkuwatia ,vol 9, 98
6- Al-Sogadi, Abu Al-Hassan Ali bin Al-Hussein bin Muhammad Al-Sogadi, Hanafi (died: 461 AH), Al-Nutf fi Al-Fatawa, Publisher: Al-Resala Foundation - Beirut - Edition: Second, 1404-1984. vol1, p.: 461.
7- Al-Ainy, Abu Muhammad Mahmoud bin Ahmed bin Musa bin Ahmed bin Hussein Al-Ghitabi, the Hanafi Badr Al-Din (died: 855 AH), the building, Sharh Al-Hidaya, Publisher: Dar Al-Kutub Al-Ilmiyya - Beirut, Lebanon - Edition: First, 1420 AH - 2000 AD. p: 261
8- Ghazi, Akbar Mahmoud Ahmad, Muhazirat e fiqh, Lahore: Al-Faisal Book Publishers, p. 454.
9- Muhazirat e fiqh, p: 454
10- Muhazirat e fiqh, p: 456-57
11- Muhazirat e fiqh, 557
12- Muhazirat e fiqh, 558
13- Al-Sijistani, Abu Dawood Suleiman bin Al-Ash'ath bin Ishaq bin Bashir bin Shaddad bin Amr Al-Azdi (died: 275 AH) Sunan Abi Dawood. Publisher: Al-Asriya Library, Sidon - Beirut. Hadith No. 3503
14- Muhazirat e fiqh, p. 459
15- A committee composed of several scholars and jurists in the Ottoman Caliphate, Journal of Judicial Judgments. Publisher: Noor Muhammad, Karkhana Tijarat Books, Aram Bagh, Karachi, Sun Nadard.
16- Ashraf Al-Hadaye, vol. 8, p. 651
17- Al-Mawsoo'ah Al-Fiqhiyyah alkuwatia, vol. 9, p. 108, 109.
18- Al-Mawsoo'ah Al-Fiqhiyyah alkuwatia, vol. 9, p. 111.
19- Al-Mawsoo'ah Al-Fiqhiyyah alkuwatia, Vol 9, p. 110, 111.